سلطان العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء
حضرت
سید شاہ فرید
نوشاہی سچیاری
قادری رحمۃ اللہ علیہ
احوال و آثار
مؤلف
مولانا حافظ محمد ارشاد رسول قادری رضوی

سلطان العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء

حضرت سید شاہ فرید نوشاہی سچیاری قادری رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

مؤلف
مولانا حافظ محمد ارشاد رسول قادری رضوی

مقصود پبلشرز
بیسمنٹ جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اُردو بازار لاہور
Mob:0333-4320521

نام کتاب	حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی بچیاری
حسب الارشاد	دیوان شاہ ہمدان سیّد وقار علی حیدر ہمدانی
مؤلف	مولانا حافظ محمد ارشاد رسول قادری رضوی
سال اشاعت	جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق 5۔جون 2009ء
کمپوزنگ	محمد سدھیر سائیں/محمد عثمان اعظم
تعداد	500
قیمت	-/50 روپے

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے اُستاد محترم و شیخ طریقت شیخ القرآن والحدیث شارح بخاری علاّمہ غلام رسول رضوی حضور محدّث کبیر پاکستان رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد) اور اپنے والدین کریمین رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں جن کی دعاؤں اور شفقتوں سے یہ عاجز دین متین کی خدمت کیلئے قلم اُٹھانے کے قابل ہوا۔

ربّ العزّت جل جلالہٗ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے میری اس تحریر کو میرے لئے توشۂ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

دعاجو

فقیر حقیر غفرلہٗ القدیر

محمد ارشاد رسول قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیّد الانبیآء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ واھل بیتہ اجمعین

پیش لفظ

برصغیر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوق کی دینی اور دنیوی راہنمائی کے لیے تصوّف کے جن سلسلوں نے بے لوث خدمت کی اُن میں نوشاہی قادری سلسلے کو ایک نویکلا اور اُونچا مقام حاصل ہے۔ نوشاہی صوفیاء کرام کی تبلیغی کوششوں اور روحانی خدمات کا اعتراف ہر دور میں کیا جاتا ہے۔ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ سنٹرل (وسطی) پنجاب میں وہ نوشاہی خانقاہیں مشہور ہیں جنہوں نے علم وفضل کے چراغ آج بھی روشن کیئے ہوئے ہیں زمانہ اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل کر رہا ہے۔ اس سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ کے بانی حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا مزار شریف بمقام رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں ہے۔ آپ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش والی سرکار موضع نوشہرہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے عظیم خلفاء عظام یہ ہیں۔

حضرت سیّد شاہ فرید بھاکری لاہوری، حضرت شاہ جمال پٹی شریف، حضرت شاہ شریف تلونڈی، حضرت بخت جمال جھنگی شریف، حضرت ضیاء اللہ صاحب، حضرت بدیع الزمان، حضرت شاہ تھے، حضرت شیخ محمد قاضی، حضرت سیّد حافظ قائم الدین برقندازی، حضرت میاں لکھمیر، حضرت میاں شمیر قلندر، حضرت سیّد محمد غوث لاہوری، حضرت شاہ محمد مراد نوشاہی شرق پوری، حضرت حافظ محمد اسماعیل بھیلا قصور، حافظ محمد سیّد، حافظ محمد صدیق قصور رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی تعریف میں جناب ضیاء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جناب حضرت مولانا اشرف مٹھری رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

الف آپ اللہ دے نور تھیں حاجی نوشہ پاک دا نور ظہور ہویا
ساہنپال کمال وصال کولوں جیویں موسیٰ کے تائیں کوہ طور ہویا

اک گھٹ شراب پریم والا جس پیتا ہے سو منصور ہویا
اشرف سلسلہ پاک نوشاہیاں دا نبی پاک اگے منظور ہویا

نوٹ:

اس مصرع میں لفظ ساہنپال استعمال ہوا ہے کیونکہ حضور حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ ساہنپال میں مقیم رہے تھے۔ اُس کے بعد آپ رنمل شریف تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا محمد ارشاد رسول قادری رضوی صاحب دامت برکاتھم العالیہ جو کہ "دارالعلوم جامعہ فریدیہ عربیہ تعلیم القرآن" دربار سید شاہ فرید نوشاہی سچیاری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نائب صدر ناظم اعلیٰ اور "جامع مسجد حضرت سید شاہ فرید نوشاہی سچیاری" کے امام اور خطیب ہیں۔

مولانا نے ایک بہت اچھا تعارفی رسالہ بنام (احوال و آثار) حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد سچیار لکھ کر سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سچیاریہ کا تعارف کرایا ہے۔ اس رسالہ لکھنے کے لیئے فقیر نے مولانا کو جو کتابیں پیش کی تھیں۔

ان کتابوں کے نام یہ ہیں: ۱۔ تحقیقات چشتی مولوی نور احمد چشتی، ۲۔ یادرفتگان منشی محمد ۳۔ گنجینہ سروری مفتی محمد دین فوق کشمیری، ۴۔ باغ اولیاء مولوی محمد دین اہلحدیث گوجرانوالہ، ۵۔ خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، ۶۔ قلمی نسخہ تحائف قدسیہ جناب مولانا پیر کمال لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ، حضرت مولانا محمد ارشاد رسول قادری رضوی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی اس کوشش جمیلہ کو اپنی بارگاہ اقدس میں مقبول ومنظور فرمائے اور انکو مقام حضوری نصیب فرمائے اور انکی عمر دراز فرمائے کہ وہ لوگوں کی دینی خدمت کرتے رہیں۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر سیّد وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی سچیاری قادری

آستانہ نوشاہیہ سچیاریہ قادریہ مکان نمبر 42 گلی نمبر 26AS عزیز سٹریٹ علی پارک اچھرہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلی آلہٖ وصحبہٖ واھل بیتہٖ اجمعین

تقدیم

حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام، صدّیقین، شہداء، صالحین کرام جو اللہ جلّ جلالہٗ کے ارشاد کے مطابق انعام یافتہ جماعت ہیں جب صالحین کرام جو کہ انعام یافتہ جماعت میں چوتھے درجے والے لوگ ہیں تو ہمارا ان کا ذکر خیر کرنا اپنی محافل میں اپنی مجالس میں باعث نزول رحمت ٹھہرا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ”عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ“ یعنی صالحین کرام کا ذکر خیر جس وقت کیا جائے اس وقت رحمت الٰہی عزّ وجلّ کا نزول ہوتا ہے تو اب سب سے افضل درجہ والی جماعت یعنی حضرت انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر پاک تو بدرجہ اولیٰ باعث نزول رحمت ہوا اور امام الانبیاء ﷺ کے ذکر خیر کے بارے میں تو عقل سلیم والے کو تو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے ذکر پاک کے دینوی واُخروی کتنے فوائد و برکات ہیں اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کو مبعوث فرمایا بنی اسرائیل میں جب کوئی نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ظاہری وصال فرماتے تو انکے ظاہری وصال کے بعد اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کیلئے ایک اور نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بھیج دیتا تاکہ بنی آدم کیلئے رشد وہدایت کا سلسلہ جاری وساری رہے لیکن ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے جب دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا اور جیسا کہ قرآن واحادیث کی نصوص قطعیہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا نہ آیا ہے نہ آئیگا تو اب اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے آپکی امت مرحومہ کی تربیت اور ہدایت کیلئے اور آپ کے فیض نبوت کو تا قیامت جاری وساری رکھنے کیلئے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مقدس جماعت کو تبلیغ دین کا منصب عطا فرمایا حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد یہ منصب تابعین کرام وتبع تابعین اور اولیاء کرام کی جماعت کو عطا فرمایا (نبوت تو آپ پر ختم ہو چکی لیکن ولایت کا سلسلہ جو مولیٰ مشکل

کشا سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوتا ہے قیامت تک جاری رہیگا) تاکہ عوام النّاس ان نفوس قدسیہ کی صحبت میں آتے رہیں اور اپنی تمام زندگی ان مقرّبین بارگاہ الٰہی عزّ وجلّ کی صحبت پر از برکت سے حاصل ہونے والے روحانی واخروی خزائن فیوض کے ڈھیروں، انباروں کو اپنی ذوات کی فلاح کیلئے سمیٹتے چلے جائیں۔ ان کی نورانی ووجدانی وروحانی مجالس ومحافل میں شرکت کرنیوالے انکے فیضان نظر پر از اثر سے اپنی زندگیوں کو سنوارتے رہے حضرات اولیاء کرام کی مختصر سی صحبت وسنگت ورفاقت کا یہ فیضان پر از کیف ووجدان ہوتا ہے کہ کفر وشرک اور گناہوں اور ہزاروں عیوب سے لتھڑے ہوئے انسانوں کو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی بارگاہ اقدس میں لاکھڑا کر دیتے ہیں مولانا جلال الدین رومی قدس سرّہ فرماتے ہیں:

دست گیرد بندہ خاص الہ ، طالبان رامی بردتا پیش گاہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا مقبول وخاص بندہ جب کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے۔
تو حق تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی ذات اقدس کے طالب کو اس کی بارگاہ میں لیجاتا ہے۔

صدّیقین، صالحین کرام کی مجالس ومحافل میں جانے والوں کو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے ان گنت انعام واکرام عطا فرمانے کا وعدہ قرآن وحدیث میں فرمایا ہے۔ جبکہ یہ بات بھی مسلّم (تسلیم شدہ) ہے کہ اگر صدّیقین وصالحین کرام کی صحبت میسّر نہ ہوسکے تو انکی تصانیف وتالیفات کے مطالعہ سے ہی انکی صحبت حاصل ہو جاتی ہے اور انکے وہ تمام فیوض وبرکات اسی طرح حاصل ہونے لگتے ہیں جو کہ لوگوں کو ان نفوس قدسیہ کی ذاتی صحبت یعنی انکی ظاہری زندگی میں حاصل ہو جاتے تھے۔

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات طیّبات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرات اولیاء کرام کی نظر پُر از اثر ظاہری، باطنی امراض (بیماریوں) کے لئے شفاء ہے اور ان نفوس قدسیہ کی پہچان یہ ہے کہ جب ان کو دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی یاد آجائے یہ حضرات اولیاء کرام وہ ہستیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ ان سے محبت کرتا ہے جو لوگ حضرات اولیاء کرام سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ انکی طرف بھی محبت کی نظر فرماتا ہے یہ اولیاء کرام کی ذوات مبارکہ دنیا

سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی مخلوق باری تعالیٰ جل جلالہٗ کے ساتھ رہنے کے لئے تعلق وروابط استوار (مضبوط) رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ (یعنی اولیاء کرام) کی ارواح طیبہ دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی اپنے عقیدت مندوں کی مشکلات میں امداد کرتی ہیں۔ انہی نفوس قدسیہ (اولیاء کرام) میں سے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سے تعلق رکھنی والی ایک عظیم المرتبت وعظیم البرکت کامل واکمل ہستی حضرت سیّد شاہ فرید بھاکھری لاہوری نوشاہی سچیاری کی ذات بابرکات ہے جو کہ ''بابا شاہ فرید سرکار'' کے نام سے مشہور ہے آپ سلسلہ نوشاہیہ سچیاریہ کے ایسے مرد کامل واکمل ہیں جن کی ایک نظر پُر اثر سے ہزاروں گم گشتہ راہ آپ کے دامن اقدس سے وابستہ ہو کر راہ حق کی طرف واصل ہوئے آپ کے فیوض وبرکات وخزائن روحانی آج بھی ویسے ہی جاری وساری ہیں جیسے آپکی ظاہری حیات میں جاری تھے۔ آپ کے وصال مبارک کے بعد آپ کے فیوض وبرکات خزائن روحانی کی زندہ مثال آپکی درگاہ پر قائم شدہ مسجد اور مدرسہ جو کہ راقم الحروف کے والد محترم ''مجاہد اہلسنّت خادم العلماء والاولیاء والشریعت صوفی باصفا ''جناب صوفی محمد یونس'' نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد شاہ فرید بھاکھری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر تعمیر کیا تھا اس مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں پیش آنے والی تمام باتیں ''حیات مجاہد اہلسنّت'' میں ذکر کردی گئی ہیں جو کہ اس رسالہ کے آخر میں اختصاراً شامل کر دی گئی ہیں صاحب ذوق وشوق وہاں پر مطالعہ کر سکتا ہے حضرت سیّد شاہ فرید بھاکھری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے بارے میں لوگوں نے کئی طرح کی غلط روایات اور باتیں آپکی جانب منسوب ومشہور کر رکھی ہیں لیکن عاجز رقم الحروف کی طبعیت شروع سے ہی اساتذہ کرام ومشائخ عظام کی دعاؤں سے تحقیقی سی ہے کہ جس مسئلہ میں بات کرو پوری تحقیق کر کے بات کرو تاکہ مخالفین کی زبانوں کے طعن سے محفوظ ومامون رہو لہذا جب سے میں نے ہوش سنبھالا اس شعور کو پہنچا بالخصوص جب ''دارالعلوم جامعہ فریدیہ عربیہ تعلیم القرآن'' کے جملہ انتظام وانصرام کو سنبھالا تو یہ کسک بڑھتی گئی کہ آپ سرکار یعنی ''حضرت سیّد شاہ فرید سرکار'' کے حالات زندگی کے بارے میں کوئی مستند ومعتمد مضمون مل جائے جس میں آپ سرکار کے حالات طیبہ تحقیق کے ساتھ بیان ہوئے ہوں اور یہ تڑپ اس وقت مزید بڑھتی

گئی جب آپ کے عقیدت مند مجھ سے آپ کے حالات طیبہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آتے (کیونکہ عاجز راقم الحروف کو آپ سرکار کی مسجد کے ''امام وخطیب'' ہونے کا شرف آپ کی نظر پُر از اثر سے حاصل ہے اس لئے لوگ مجھ سے آپ سرکار کے حالات طیبہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آتے) لیکن میں آپ سرکار کے حالات زندگی کے متعلق کچھ بھی بتانے سے قاصر رہتا کیونکہ میں نے بھی لوگوں کی طرح آپ کے متعلق غلط قسم کی صدری روایات ہی سن رکھی تھیں میرا ان باتوں کے بتانے کو جی نہ چاہتا لہذا میں سائل کوئی بھی مستند ومعتمد جواب نہ دے پاتا میں خدا تعالیٰ جل جلالہٗ کی بارگاہ اقدس میں اکثر دعا کرتا یا الہ العالمین عز وجل آپ سرکار کے حالات طیبہ کے بارے میں مجھ کو معلومات حاصل ہو جائیں ''کل امر مرھون باوقاتھا'' کہ مصداق کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے آخر کار مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ نے مجھ عاصی پُر معاصی کی دعا کو قبول کر لیا ہوا یوں کہ ایک دن سیّدنا ومرشدنا ''حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری'' رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دینے کے بعد میں اپنے ایک اچھے اور مخلص دوست محمد عثمان رضوی صاحب جو کہ اہلسنّت کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں اور انہوں نے دربار مارکیٹ میں مسلک حق اہلسنّت وجماعت کی اشاعت وترویج کیلئے (دارالعلم) کے نام سے ایک مکتبہ بھی قائم فرما رکھا ہے ''مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ انکی عزت وشرف میں برکتیں فرمائے'' ان سے ملنے گیا تو وہاں پر پہلے سے موجود ایک عظیم روحانی شخصیت ''سیّد وقار علی حیدر ہمدانی قادری نوشاہی سچیاری'' سے میرا تعارف کرایا جو کہ ایک عظیم البرکت وعظیم المرتبت اور روحانیت میں اعلیٰ مقام رکھنے والی ہستی کی اولاد میں سے ہیں۔ وہ عظیم القدر ہستی جن کی سیّد وقار علی حیدر ہمدانی صاحب اولاد ہیں ان کے بارے میں ''ڈاکٹر محمد اقبال صاحب'' رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے تعارف کرواتا ہوں جن کے ساتھ ''ڈاکٹر محمد اقبال صاحب'' رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار بعنوان ''زیارت امیر کبیر حضرت سیّد علی ہمدانی'' اور ''در حضور شاہ ہمدان'' اپنی کتاب جاوید نامہ میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

سیّد السادات ، سالار عجم دست او معمار تقدیر اُمم

تا غزالی درس اللہ ھو گرفت ذکر وفکر از دودمان او گرفت

مرشد آں کشور مینو نظیر — میر و درویش وسلاطیں رامشیر
خطہ را آں شاہ دریا آستیں — داد علم وصنعت وتہذیب و دیں
آفرید آں مرد ایران صغیر — باہنر ہائے غریب ودلپذیر

یک نگاہ او کشاید صدگرہ
خیز و تیرش رابدل راہے بدہ

اب قبلہ شاہ صاحب یعنی ''سیّد وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی صاحب'' کی شخصیت کے بارے میں قارئین کرام کو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ آپ کیسی عظیم روحانی شخصیت ہیں خلاصہ کلام قبلہ شاہ صاحب سے سلام ودعا اور حال واحوال کی خیریت دریافت کرنے کے بعد حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر ہوا تو دوران گفتگو معلوم ہوا کہ قبلہ شاہ صاحب ''حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری'' رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی بارے میں مستند و معتمد اور تاریخی معلومات رکھتے ہیں تو میں نے قبلہ شاہ صاحب کو عرض کی آنجناب مجھ کو ''حضرت سیّد شاہ فرید سرکار'' کے حالات زندگی کے بارے میں جو بھی آپ کے پاس مخطوطہ جات کی صورت میں مواد موجود ہے عنایت فرمادیں تو جناب کی بڑی ہی کرم نوازی ہوگی تو راقم الحروف کی عرض پر قبلہ شاہ صاحب نے نہ صرف مخطوطہ جات کی کاپیاں فراہم کیں بلکہ تمام مسودہ کی کمپوزنگ، ٹائٹل ڈیزائنگ اور پرنٹنگ تک مکمل اخلاقی، مالی تعاون بھی فرمایا بلکہ اپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے بھی نوازا میں عاجز راقم الحروف (محمد ارشاد رسول قادری رضوی) دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کے لئے دعا گوہوں مولیٰ تعالیٰ جل جلالہ ان کو دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے اور قبلہ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی درگارہ کے ادنیٰ غلام (محمد ارشاد رسول قادری رضوی) کو آپ کے حالات طیبہ جمع کرنے پر جو کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے ہیں توشہ اخرت بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

از (صاحبزادہ مولانا) حافظ محمد ارشاد رسول قادری رضوی
نائب صدر ومہتمم دارالعلوم جامعہ فریدیہ عربیہ تعلیم القران سبزہ زار سکیم
ملتان روڈ، لاہور

حضرت سیّد شاہ فرید بھاکھری لاہوری

آپ خاندان سادات حسینی بھاکھری (بھاکھر ریاست کپورتھلہ آف انڈیا کے ایک گاؤں تلونڈی کا قصبہ ہے) سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے والد گرامی کا نام نامی سیّد محمد علی بن سیّد علی بن سیّد فتح علی تھا۔ آپ کا شجرہ نسب 42 واسطوں سے سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ مولی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

شجرہ نسب خاندان حُسینی بھاکھری

حضرت امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت سیّدنا امام زین العابدین، حضرت سیّدنا امام محمد باقر، حضرت سیّد امام جعفر صادق، حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم، حضرت سیّدنا امام علی رضا، حضرت سیّدنا امام تقی، حضرت سیّدنا امام نقی، حضرت سیّدنا جعفر ثانی، حضرت سیّد اصغر علی، حضرت سیّد اسماعیل، حضرت سیّد وکیل، حضرت سیّد ہارون، حضرت سیّد حمزہ، حضرت سیّد ابوالکارم زاہد، حضرت سیّد ہاشم، حضرت سیّد محمد، حضرت سیّد ابراہیم، حضرت سیّد محمد مکی، حضرت سیّد صدرالدین محمد خطیب، حضرت سیّد سلطان، حضرت سیّد نیک نذر، حضرت سیّد حاجی شاہ، حضرت سیّد مرتضیٰ، حضرت سیّد یار محمد، حضرت سیّد محمد شاہ، حضرت سیّد رُکن الدین، حضرت سیّد معدن اللہ، حضرت سیّد محمد جعفر، حضرت سیّد قاسم، حضرت سیّد محمد حنین، حضرت سیّد نعیم اللہ، حضرت سیّد اللہ داد، حضرت سیّد قتال، حضرت سیّد ابراہیم، حضرت سیّد بہادر، حضرت سیّد جمال الدین، حضرت سیّد فتح شاہ، حضرت سیّد علی، حضرت سیّد محمد علی شاہ، حضرت سیّد شاہ فرید بھاکھری لاہوری۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

شجرہ طریقت خاندان قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی لاہوری، حضرت پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش سرکار نوشہرہ شریف، حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رنمل شریف منڈی بہاؤ الدین کے، وہ مرید حضرت سخی شاہ سلمان نوری بھلوال شریف سرگودھا کے، وہ مرید حضرت شاہ معروف خوشابی کے، وہ مرید حضرت مبارک حقانی اوچ شریف کے، وہ مرید سیّد محمد غوث گیلانی کے، وہ مرید سیّد شمس الدین گیلانی کے، وہ مرید سیّد شاہ میراں گیلانی کے، وہ مرید سیّد علی گیلانی کے، وہ مرید سیّد مسعود گیلانی کے، وہ مرید سیّد احمد گیلانی کے، وہ مرید سیّد صفی الدین گیلانی کے، وہ مرید سیّد عبدالوھاب گیلانی کے، وہ مرید حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے، وہ مرید قاضی ابوسعید مخزمی کے، وہ مرید خواجہ ابوالحسن ہنکاری کے، وہ مرید خواجہ ابوالفرح طرطوسی کے، وہ مرید خواجہ عبدالواحد تمیمی کے، وہ مرید خواجہ ابوبکر شبلی کے، وہ مرید خواجہ جنید بغدادی کے، وہ مرید خواجہ سری سقطی کے، وہ مرید خواجہ معروف کرخی کے، وہ مرید خواجہ داؤد طائی کے، وہ مرید خواجہ حبیب عجمی کے، وہ مرید خواجہ حسن بصری کے، وہ مرید سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ مولیٰ مشکل کُشا کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، آپ مرید امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے،

تاریخ ولادت

تحقیقات چشتی میں لکھا ہے کہ آپ کی ولادت مبارک کا سن ۹۸۳ھ ہے۔ آپ کی عمر مبارک ''۱۷۵'' سال تھی کیونکہ مفتی غلام سرور لاہوری صاحب خزینۃ الاصفیاء نے آپ کا وصال مبارک ''۱۱۵۸ھ'' لکھا ہے۔ (ایک سو پچھتر ''۱۷۵'' سال تفریق کرنے سے آپکا سال پیدائش ''۹۸۳ھ'' نکلتا ہے۔)۔ نوٹ: ''۱۴۳۰ھ'' سے آپکی تاریخ وصال ''۱۱۵۸ھ''

تفریق کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ آپ کو وصال فرمائے ہوئے ۲۷۲ھ سال ہوگئے ہیں۔

ابتدائی حالات

آپ شاہان چغتائی کے عہدہ دار تھے۔ صاحب تحقیقات چشتی نے لکھا ہے کہ آپ بعہد مغل بادشاہ نصیرالدین ہمایوں بارہ ہزاری منصب رکھتے تھے۔ لیکن تاریخی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے عہد میں پیدا ہوئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے تو اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے زمانہ میں عہدہ دار رہے ہوں گے۔ اور اُسی عہدہ داری کے زمانہ میں لاہور وارد ہوئے۔

واقعہ توبہ اور بیعت طریقت

آپ خاندان سادات کرام سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے رئیس تھے۔ آپ ابتدائے احوال میں ہمیشہ شراب نوشی اور قمار بازی اور ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے۔ شب وروز رہزن ''ڈاکو'' اور چوران کے ڈیرے پر بیٹھے رہتے طوائفوں کا تماشا ہر وقت مجلس میں موجود رہتا۔ اگر کوئی سائل آپکے دروازے پر آتا تو اسکے کپڑے اُتار لیتے اور برہنہ ''بے لباس'' کر کے نکال دیتے۔ آپ شہر لاہور کے ایک قریہ ''لبتی'' میں رہتے تھے۔ یہ قریہ ''لبتی'' آپ کے نام مبارک کوٹلہ شاہ فرید سے مشہور تھی۔ زمانے کے تمام بُرے اور غیر شرعی کام یہاں پر ہوا کرتے تھے۔ مگر جب جذبہ الٰہی عزوجل نے آپ کو کشش کی تو کسی شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ دریائے چناب کے کنارے پر نوشہرہ شریف میں ایک کامل واکمل ولی اللہ رہتے ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ جو کہ بڑے خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ اور عرفان الٰہی عزوجل کے سمندر ہیں۔ گویا کہ وہ خدا تعالیٰ جل جلالہ کے ظہور کا مظہر اتم ہیں اور ایک ہی توجہ سے تمام کائنات کی سیر کرا دیتے ہیں۔ اور تمام لوگ ان سے استفادہ واستفاضہ حاصل کر کے چلے آتے ہیں تو حضرت سیّد شاہ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر وہ مرد کامل ہیں اور بیان کردہ صفات سے متصف ہیں تو وہ مجھے خود بخود بلالیں گے اور انکی زیارت کرلوں گا۔ حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی باطنی نظر سے آپ

کے اس کلمہ کو سُن کر توجہ فرمائی۔ گویا ابھی سیّد شاہ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر کلمہ تھا سیّد شاہ فرید صاحب کو وجد ہو گیا چنانچہ بمجرد اس ارادہ کے آپ کو کشش ہو گئی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

الکل عبارۃ وانت المعنیo یا من ہو للقلوب مغناطیس

ترجمہ: وہ ذات جو دلوں کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتی ہے تو ہی معنی ہے باقی سب الفاظ ہیں (یعنی تو ہی اصل حقیقت ہے باقی سب کہنے کی باتیں ہیں)۔

ایسا صحیح مقناطیسی جذبہ کہ جس کا نتیجہ اور اثر یہ ہوا۔ اسی وقت اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ مجھے فوراً اس مرد کامل کی درگارہ مقدس میں پہنچا دو۔ آپ بیل گاڑی پر سوار ہو کر لاہور سے دو دن میں نوشہرہ شریف پہنچے دریا سے گذر کر جوتا اُتار دیا اور ننگے پاؤں سخت پشیمانی سے روتے روتے حضرت پیر محمد سچیار صاحب المعروف کمبل پوش سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت پاک سے مشرف ہوئے۔ حضرت پیر محمد سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں تو سیّد شاہ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی یا سیّدی میں سیّد ہوں اور شہر لاہور کے متصل کوٹلہ میں رہتا ہوں بعد تعارف سیّد شاہ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت ہونے کی درخواست کی سرکار والا نے فرمایا تیرے دل کو دھونا تو محال (ناممکن) تھا۔ مگر ہم نے تیرے حال پر رحم کیا اور اپنی مہربانی کی نظر کر کے منور با نوار کیا پھر آپ نے دست بیعت سے سرفراز فرمایا اور ایسی عاشقانہ توجہ کی کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ اُسی مدہوشی میں آپ کو صفائی قلب حاصل ہو گئی۔ اُسی حالت میں پیر روشن ضمیر نے آپ کو بیل گاڑی پر ڈال دیا اور لاہور بھیج دیا۔ چند روز تک حالت عشق و مستی میں رہے پھر جب افاقہ ہوا اور حالت صحو (ہوش) میں آئے تو مخلوق خدا کو راہ ہدایت کی تلقین فرمانے لگے بہت سے لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔

جناب شریف احمد شرافت نے خزینۃ الفقراء کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو پانچ روز تک حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خدمت میں رکھا اس کے بعد بیعت کیا اور اپنے فیض سے نوازا۔

شاہ فرید ہوئے جد بیعت عشقوں لذت پائی
ملیا فیض مکمل اکمل کھل گئی روشنائی

اے پر عالم وچ شریعت آہے مرد یگانے
بہت مرید نہ اُوہناں وڈھائے سن اے یار سیانے

O

چناں بیہوش گردیدہ مستی
نماندہ خبر عالم شد زہستی
درون گاڑی افتادہ ازانجا
درون کوٹلہ آوردہ برجا
چو آمد باز بعد از روز چنداں
درون ہوش شد چوں برق خنداں

ترک دنیا

آپ نے اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے:

الدنیا بیت الکلب وعیش الدنیا فخر الکفار ولذۃ الدنیا لحم الخنزیر والدنیا سواد القلب والعشق نار تحرق ماسوی اللہ

ترجمہ: دنیا کتوں کا گھر ہے دنیا کا آرام کفار کا فخر ہے اور دنیا کی لذت خنزیر کا گوشت ہے اور دنیا یعنی محبت دنیا سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور عشق الٰہی عزوجل کی آگ ماسوی اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے سوا) سب کو جلا دیتی ہے۔ تمام افعال شنیعہ (برے کاموں) سے توبہ کی اور تمام دنیوی مال و منال راہ خدا عزوجل میں محتاجوں کو خیرات کر دیا۔

عبادت وریاضت

آپ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر وقت یاد الٰہی عزوجل میں مشغول رہنے لگے۔ دریائے توحید میں مستغرق رہتے صاحب جذب و عشق و محبت و وجد و سماع تھے۔ ''حضرت پیر محمد سچیار سرکار'' رحمۃ اللہ علیہ کے عشق میں کامل تھے۔ جو استغراق کی کیفیات ''حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری'' رحمۃ اللہ علیہ پر وارد ہو چکی تھیں۔ مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے

متعلق فرمایا:

بگفتا حضرتا شد صاحب حال — نہ پروائے خورش نہ نوش ونہ مال
سراپا غرق اندر بحر وحدت — وفا کردی ھر آنچہ بود عہدت
فریدا زسیّداں دُریگانہ

اگر رندم وگر من بت پرستم — قبولم کن خدایا ہرچہ ہستم

ترجمہ: چاہے میں رند ہوں چاہے میں اپنے محبوب کا پرستار ہوں اے خدا عزّ وجل مجھے قبول کر میں جو کچھ بھی ہوں:

بہوشم نا ورد ہنگامہ حشر — کہ من سرمست از روز الستم

ترجمہ: قیامت کا ہنگامہ بھی مجھے ہوش میں نہیں لاسکتا ہے کیونکہ میں یوم الست سے (عالم ارواح میں جب تمام ارواح سے خدا تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے اپنے رب ہونیکا وعدہ لیا اسکو یوم الست کہتے ہیں) اسی مستی میں سرگرداں ہوں۔

بہ پیچ رقاب عشق افتادم آنکہ — دل اندر زلف پیچاں تو بستم

ترجمہ: عشق کے گرداب میں اس لیے پھنس گیا ہوں کہ میرا دل تیری خمدار زلفوں کا اسیر ہو چکا ہے۔

خمارم نشکند آید اجل گر — کہ از جام شراب شوق مستم

ترجمہ اگر موت بھی آجائے تو میری یہ مستی نہ ٹوٹے گی کیونکہ میں عشق کی شراب کا جام پی کر مدہوش ہوا ہوں۔

شرف چوں نرگس مستش بدیدم — بمستی ساغر و مینا شکستم

ترجمہ: اے شرف الدین (بوعلی قلندر) جب میں اپنے محبوب کی مست آنکھوں کو دیکھتا ہوں تو خود مست ہو کر ساغر و مینا کو توڑ دیتا ہوں۔

کشف احوال

منقول ہے کہ جب آپ کے پیر بھائی حضرت شہمیر قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پہلی مرتبہ

آپ کی ملاقات کے لئے آپ کی خدمت میں آئے تو اس وقت دونوں بزرگوں کی پہلے سے آپس میں کوئی واقفیت نہیں تھی آپ کو از راہ کشف معلوم ہوگیا کہ یہ میرے پیر بھائی شہمیر قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو آپ اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور ان کے پاؤں پر جھک کر آداب کیا اور آپس میں دونوں پیر بھائیوں کی محبت یہاں تک ہوگئی کہ یکدل ویکجان ہوگئے۔

بمثل یک وجودے گشت یکرو

برادران طریقت سے محبت

حضرت شہمیر قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کی نوشہرہ شریف سے لاہور آمد کا سنا تو آپ کی خدمت میں گئے۔ اور دیکھا کہ دریائے مستی میں غرق ہیں اور لوح دل سے ہستی کے نشان مٹا دیئے ہیں۔ کعبہ دل کے طواف میں مشغول ہیں۔ تو آپ کی حالت دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپس میں میل و ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا جیسا کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرمایا ہے کہ آپ حج کیلئے جا رہے تھے تو آپ شدت سے اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ انہیں کوئی ایسا بزرگ مل جائے جو کہ خضر ثانی کے رتبہ کا حامل ہو اس سفر حج کے دوران حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کا قد ہلال (پہلی کے چاند) کی طرح جھک گیا تھا ان کے چہرے پر مرد کامل کا جلال نظر آتا تھا۔ اس پیر کامل کی ظاہری آنکھیں نابینا تھیں مگر دل کی آنکھیں بینا (روشن) تھیں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرد کامل سے گفتگو کی تو انہیں غریب اور عیال دار پایا اس مرد کامل نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے کیسا سفر اختیار کیا ہے۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں گھر سے حج کی غرض سے روانہ ہوا ہوں درویش نے پوچھا تیرے پاس سفر کا خرچ کتنا ہے تو حضرت نے عرض کیا دو سو درم میری چادر کے کونے میں بندھے ہوئے ہیں۔ تو اس مرد کامل نے کہا اے بایزید اس رقم کو میرے حوالہ کر دو اور میرے گرد سات چکر لگا لو اور اپنے اس طواف حج سے بہتر شمار کرو ہر عاقل آدمی اس بات کو جانتا سمجھتا ہے کہ کسی ضرورت مند کی حاجت کو پورا کرنا حج اکبر کا ثواب رکھتا ہے۔

دل بہ دست آور کہ حج اکبر است، از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اسکے بعد مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مرد کامل نے کہا اے بایزید سمجھ لو تم نے عمرہ کر لیا اور ہمیشہ کی زندگی پائی۔ تم صاف ہو گئے ہو اور تم نے صفا و مروہ کی سعی بھی کر لی ہے۔ اس ذات پاک کی قسم جس نے تمہاری روح کو دیکھا ہے اس نے مجھ کو اپنے گھر پر فضیلت بخشی ہے کعبہ معظمہ اگرچہ اسکی عبادت کا گھر ہے مگر میرا وجود اسکے اسرار و رموز کا مخزن ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے کعبہ معظمہ کو بنایا ہے وہ اسکے اندر نہیں گیا اور میرے دل کے گھر میں اس حی و قیوم کے سوا کوئی نہیں گیا۔ میری خدمت اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی اطاعت و فرمانبرداری اور حمد ہے اور یہ خیال نہ کرنا حق تعالیٰ جل جلالہٗ مجھ سے جدا ہے۔ اے بایزید اچھی طرح آنکھیں کھول کر مجھے دیکھو تاکہ تم اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے نور پاک کو بشر کے اندر دیکھو۔ اس محبوب نے کعبہ معظمہ کو ایک بار بیتی (میرا گھر) کہا ہے اور مجھ کو تو ستر بار (۷۰) ''یا عبدی'' میرا بندہ کے خطاب سے مشرّف کیا ہے۔ اے بایزید جب تم نے کعبہ کو پالیا ہے اب تم کو صد عزتیں رونقیں اور شانیں حاصل ہو گئی ہیں حضرت بایزید نے ان نکتوں کو خوب اچھی طرح یاد رکھا اور سونے کی بالی کی طرح ان نکات کو کان میں ڈال لیا حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو اس تعلیم سے ترقی حاصل ہوئی اور وہ آخری سے آخری درجہ کمال کو پہنچ گئے:

پیش او بنشست می پرسید حال — یافتش درویش و ہم صاحب حال
گفت عزم تو کجا اے بایزید — رخت غربت را کجا خواہی کشید
گفت عزم کعبہ دارم از ولہ — گفت ہیں باخود چہ داری زادرہ
گفت دارم از درم نقرہ دویست — نک ببستہ سخت برگوشہ ردیست
گفت طوفے کن بگردم ہفت بار — ویں نکوتر کن از طواف حج شمار
واں درمہا پیش من نہ اے جواد — داں کہ حج کردی و شد حاصل مراد
عمرہ کردی عمر باقی یافتی — صاف گشتی بر صفا بشتافتی
حق آں حقے کہ جانت دیدہ است — کہ مرا بر بیت خود برگزیدہ است
کعبہ ہر چندیکہ خانہ براوست — خلقت من نیز خانہ سرّ اوست

تابکرد آں خانہ را دروے نرفت — واندریں خانہ بجز آں حی نرفت
چوں مرا دیدی خدارا دیدہ ای — گرد کعبہ صدق برگردیدہ ای
خدمت من طاعت و حمد خداست — تانہ پنداری کہ حق از من جداست
چشم نیکو باز کن در من نگر — تا ببینی نور حق اندر بشر
کعبہ را یک بار ''بیتی'' گفت یار — گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار
بایزیدا کعبہ را دریافتی — صد بہاؤ عز و صدفر یافتی
بایزید آں نکتہ ہارا ہوش دار — ہمچو زریں حلقہ اش درگوش داشت
آمد از وے بایزید اندر مزید — منتہی در منتہی اندر رسید

حضرت پیر محمد سچیار سرکار کی زیارت

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ رات کو جاگتے عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے اور دن کو روزہ رکھتے عبادت و ریاضت و مجاہدہ بہت زیادہ کرتے ایک رات آپ دریائے راوی کے کنارے پر کھڑے تھے دریا سے انوار و تجلیات ظاہر ہونے لگے یہاں تک کہ سارا دریا روشن ہو گیا دریا میں سے حضرت پیر محمد سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثالی صورت میں جلوہ گر ہوئے اور حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ہم تمہاری قبر کو بھی نور مصطفےٰ ﷺ سے منور (روشن) کر دیں گے اور تمہارا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

داتا سرکار کے دربار میں سیّد شاہ فرید کی حاضری

آپ روزانہ رات داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر بحالت قیام قرآن مجید پڑھا کرتے تھے ایک دن داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا اے شاہ فرید تم حضرت پیر محمد سچیار کے منظور نظر ہو حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کا آپ کو دیوان مقرر کر دیا ہے۔ (اصطلاح صوفیاء کرام میں دیوان اُس کو کہتے ہیں جو حضور نبی پاک سیاح افلاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ اقدس سے فیض حاصل کر کے لوگوں تک مہیا کرتا ہو)۔

ایک سکھ کا مسخر ہونا

جس وقت آپ سرکار اپنی خانقاہ پر مسجد بنوا رہے تھے ایک سکھ وہاں آ موجود ہوا اس نے آ کے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہاں پر گوردوارہ ہوتا مسجد کی دیوار کو گرانا چاہتا تھا مگر جب وہ سکھ اپنی روحانی و دنیوی طاقت سے شعبدہ بازی دکھانے لگا تو مسلوب الحال ہو گیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کی میں نے بڑے بڑے شہروں کو دیکھا ہے مگر آپ جیسا باکمال کامل، اکمل ولی اللہ نہیں دیکھا پھر کیا تھا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور شاہ فرید، شاہ فرید کرنے لگا۔ یعنی حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کے نعرے لگانے لگا اور مرید ہو گیا۔

گاؤں آباد کرنا

آپ نے لاہور سے باہر جنوب کی طرف اپنی عبادت کے واسطے ایک حجرہ تعمیر کیا بعد میں اس کی آبادی بڑھتی گئی۔ اور وہ گاؤں بنام کوٹلہ شاہ فرید مشہور ہو گیا۔ آپ مدت العمر وہیں رہ کر ہدایت خلق خدا میں مصروف رہے۔ تحائف قدسیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ گاؤں آپ نے اپنے بیعت ہونے سے پہلے آباد کیا تھا۔ اور حضرت پیر محمد سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو کوٹلہ میں ہی بھیجا تھا۔ صاحب تحقیقات چشتی نے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ اب وہ گاؤں ویران ہو چکا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں کوٹلہ شاہ فرید ''شاہ فرید آباد'' ''شاہ فرید پارک'' کے نام سے آباد و مشہور و معروف ہے اور ہزاروں نفوس پر مشتمل آبادی ان علاقوں میں رہائش پزیر ہے۔

ایک مرید کو غرق ہونے سے بچانا

ایک مرتبہ آپ حضرت یعنی سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ کی حالت میں تھے کہ آپ پر ایک عجیب حالت طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ کے کپڑے پانی کے ساتھ تر تھے آپ کے مرید خاص حضرت مولانا خیر اللہ فداء صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کیا حضور یہ کیا معاملہ ہے تو آپ نے فرمایا تمہارا ایک پیر بھائی اس وقت دریا میں غرق ہو رہا تھا ہم اس کو نکالنے کیلئے گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ مرید حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے اس واقعہ کا اعتراف کیا۔ وہ مرید آپ کے خلیفہ مرزا محمد امین خان قصوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

کشف القلوب

ایک مرتبہ دو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے راستہ میں ایک شخص نے دوسرے ساتھی سے کہا میں حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری سے ''الہام ربانی والہام شیطانی'' کے بارے میں سوال کروں گا دوسرے شخص نے کہا میں تو آپ کی خدمت میں اپنی عاقبت بالخیر کیلئے دعا کا سوال کروں گا۔ جب دونوں حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے پہلے شخص سے فرمایا بھائی اگر دل میں نیکی کا خیال پیدا ہو تو یہ الہام ربانی ہے اگر دل میں برائی کا خیال پیدا ہو تو یہ الہام شیطانی ہے۔ دوسرے شخص کو آپ نے اپنی پہلی نظر ہی سے مقام حضوری میں پہنچا دیا۔ جس کو مقام حضوری نصیب ہوا وہ آپ کے خلیفہ مرزا محمد امین خان قصوری رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ قوم افغان قصور کے رہنے والے تھے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ س ے بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا اور قصور کو ترک (یعنی چھوڑ کے) کر کے اپنے شیخ کامل واکمل حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا اور سعادت سرمدی حاصل کی۔

سماع سے شغف

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری قادری رحمۃ اللہ علیہ سماع بھی فرماتے تھے۔ ہندی فارسی، پنجابی راگ کو خوب سمجھتے تھے اور اسے پسند بھی کرتے تھے۔ قوال آتے تو ان سے سماع فرماتے لیکن ایسا نہیں کہ قوال ہمیشہ ان کے پاس رہے بلکہ شریعت مطہرہ کی پیروی اور اپنے آپ پر ضبط ہونے کی وجہ سے رقص ہرگز نہیں کرتے تھے سماع فرما کر جب بھی خوش ہوتے تو خوشی ان کے روئے مبارک اور چہرہ پُر نور سے ظاہر ہوتی تھی داڑھی مبارک کے بال ایک ایک کر کے کھڑے ہو جاتے چہرہ تمتما اُٹھتا لیکن تمکین و وقار کا یہ عالم تھا کہ نہ کوئی حرکت خلاف شرع صادر ہوتی نہ ہاتھ اُٹھاتے۔

﴿سانپ کا طواف کرنا﴾

حضرت مولانا خیر اللہ فداء نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے اور انھوں نے اپنی تمام زندگی حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزاری تھی۔ کسی شخص نے حضرت مولانا خیر اللہ فداء نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ اتنی مدت حضرت کی خدمت میں رہے ہیں مجھے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کرامت بتائیے تو مولانا خیر اللہ فداء نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ بولے آپ کی کرامات حد سے زیادہ ہیں بس یہ سمجھیے کہ جیسا آپ فرماتے تھے ویسا ہی ہو جاتا تھا بہر حال ایک دن حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ میں لیٹے ہوئے تھے میں ان کے پاؤں دبا رہا تھا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا سانپ چلا آ رہا ہے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسے آنے دو جونہی وہ قریب آیا حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر بیٹھ گئے سانپ آپ کے حضور میں بلند ہو کر بیٹھ گیا اور کچھ کہا جسے میں نہ سمجھ سکا حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا خوب ایسا ہی سہی سانپ اُٹھا تین بار اس نے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کے گرد پھیرا لگایا اور چلا گیا۔ میں نے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ سانپ نے کیا کہا تھا تو حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سانپ نے یہ کہا تھا کہ میں نے تہیہ کر رکھا تھا جب تک آپ کی زیارت نہ کرلوں گا اور آپ کے گرد طواف نہ کرلوں گا مجھے چین نہیں آئے گا تو میں نے جواب میں کہا بہتر ہے ایسا ہی سہی۔

﴿فائدہ﴾

حدیث قدسی میں ہے۔ عبد مومن کے قلب کی عظمت یہ ہے۔

لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن

(مرقات شرح مشکوۃ ملا علی قاری)

ترجمہ: حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ ارض و سما ہمارے جمال ذات کے متحمل نہیں ہو،

سکتے مگر عبد مومن (یعنی مومن بندہ) کا قلب اس سعادت سے مشرف ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا۔

الحرمة المومن اعظم عند الله حرمة منك

حضور پرنور ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے فرمایا اے کعبہ تیری بڑی عظمت و حرمت ہے مگر عبد مومن کی عظمت و حرمت اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے۔ اسی عظمت کو دیکھ کر سانپ نے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور طواف کیا اسی مقام پر مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنگاہ خلیل از راست — دل گزر گاہ جلیل اکبر است

ترجمہ: بندہ عارف کامل کا دل خوش کرو کیونکہ ایسا ایک دل ہزار کعبہ سے بہتر ہے۔

کعبہ کی بنیاد سیّدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی جبکہ عبد کامل کا دل حق تعالیٰ جل جلالہٗ کی گزرگاہ ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے قلب المومن عرش الله تعالیٰ یعنی قلب مومن اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا عرش ہے۔

﴿مشاہدہ﴾

مولانا خیر اللہ فداء نوشاہی سچیاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے دل میں خیال گزرا کہ میں سیّدنا غوث الاعظم اور حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دل و جان سے معتقد ہوں آیا کہ حضور غوث الاعظم اور حاجی محمد نوشہ گنج بخش سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے اس عقاد سے واقف ہیں یا نہیں اس خیال کو بطور کشف حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ نے جان لیا اور میری طرف مخاطب ہو کر توجہ فرمائی تو اسی وقت مجھے سیّدنا غوث الاعظم اور حاجی محمد نوشہ گنج بخش سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوگئی اتنے میں حضور سیّدنا غوث الاعظم اور حاجی محمد نوشہ گنج بخش سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے میرے پیرو مرشد حضرت سیّد شاہ فرید

نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دستار مبارک عطا فرمائی اور حکم دیا کہ دستار مبارک میرے یعنی (مولانا خیر اللہ فداء) کے سر پر رکھ دیں۔

مقام جمعیت

منقول ہے کہ ایک بار کسی شخص نے حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں عرض کیا کہ آپ تو حقہ پینے سے منع فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن آپ کا درویش شاہ فرید نوشاہی سچیاری حقہ پیتا ہے حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے سیّد شاہ فرید نوشاہی کو مقام جمعیت پر پہنچا دیا ہے اور ہم نے ان کو حلال اور حرام میں تمیز سکھا دی ہے۔ شیخ پیر کمال طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بفرمودہ دراں منزل رسیدہ
مناہی آں مکاں دخلے ندیدہ
من او راودرساندم آں مکانے
حرام وہم حلال آنجا نشانے

مکتوب شریف

ایک مرتبہ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے نامہ و پیام آنے میں دیر ہوگئی، تو آپ نے اُن کو خط لکھا جس کو شیخ پیر کمال لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحائف قدسیہ میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

کہ اے باد صبا در منزل یار — رسی گر تو بگو احوال ایں زار
دعا گو ازمن خستہ دل آں را — بوصلش مژدہ دہ خستہ دلاں را
بقائے او مرا بس مدعا شد — خبر خوش خستہ جانہارا دوا شد
چرا گشتی جدا ازمن تو اے جاں — شدم من بے تو خوں دل سوختہ جاں
بنالد بلبلے از باغ مہجور — قیامت شد چو یار از یار شد دور
بشب چوں چکوک ام اندر جدائی — بروزام چوں چکور از مہ گدائی

چو کوئل روز و شب فریاد دارم — چو ماہی خارج ازمہتاب دارم
چناں ہجرت زدہ آتش بجانم — کہ آتشداں شد جملہ جہانم

ہندی

کاغذ نہیں یا مس نہیں یا نہیں تمہاری ریت
یا تم لکھ نہیں جانتے یا من سے اُتری پریت

تونی خود آرزوئے دیدہ ما — دلم شد در ہوایت بے سروپا
اسیر سلسلہ مشکیں گردید — دل وہم جان کاں بس سوز غم دید
خود ایں غوغا جان بس تمنا — برائے نست واز جنت عدن نا

معترفین کمالات

حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے متعلق فرمایا۔ اگرچہ سادات کرام کو اپنے حسب ونسب پر بڑا فخر اور تکبر ہوتا ہے۔ مگر ہم نے سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری کا تکبر دھوڈالا ہے۔ تحائف قدسیہ میں ہے:

بفرمودہ تکبر ہائے سیّد — کہ حسب و نسب دارد پاک جید
محال اندر بشستن لیک ششتم — نفس اوراز آتش عشق کشتم

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی مؤرخین کی نظر میں

مولوی نور احمد چشتی لاہوری کتاب تحقیقات چشتی صفحہ ۴۲۷ میں لکھتے ہیں۔

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی بھاکھری ساکن موضع کوٹلہ جو شاہ فرید کا کوٹلہ مکان ہذا سے بہت قریب آباد تھا۔ اور اب ویران ہوگیا ہے۔ قابل توجہ عبارت کہ اول یہ کہ حضرت بعہد مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں ملازم شاہی اور بارہ ہزاری منصب رکھتے تھے۔ بعد ازاں حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم سلسلہ نوشاہیہ میں ہوئے۔ پھر کچھ لطف حاصل ہوا تو تمام دولت دنیا لٹا کر فقیر ہوگئے عمر مبارک ان کی ایک سو پچھتر ''۱۷۵'' سال کی تھی۔

منشی محمد دین فوق کشمیری لاہوری کتاب یادرفتگان صفحہ ۹۷ میں لکھتے ہیں۔ نام شاہ

فرید مزار شال رویہ موضع ڈھولنوال، وفات ۱۱۵۸ھ ۱۷ رجب المرجب آپ بعہد مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں بحیثیت ملازم شاہی بارہ ہزاری منصب رکھتے تھے جب حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں داخل ہو کر سلسلہ نوشاہی اختیار کیا تو تمام دولت دنیا لٹا دی آپ کی عمر ایک سو پچھتر "۱۷۵" سال تھی۔

مولوی محمد دین اہلحدیث ساکن ویٹرورکاں ضلع گوجرانوالہ باغ اولیائے ہند چمن ہفتم صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں۔

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

ایہہ بزرگ خدا دا ہویا سیّد زادہ بھائی — بادشاہاں دے اگے اسدی بڑی حکومت آہی
پیر محمد سچیار پاسوں فیض حقیقی پایا — ہو کے ولی مکمل پورا شہر لاہور وچ آیا
ڈھولن وال باہی دے نال روضہ اس دا یارا — شہر لاہوروں دکھن پاسے دوکوہ پینڈا سارا

اولاد

کسی تذکرہ نگار نے آپ کی اولاد کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی آج تک کسی شخص نے آپ کی اولاد ہونے کا دعوی کیا ہے۔ مگر حافظ نورالدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے خزینۃ الفقراء میں آپ کی اولاد کا تذکرہ اس طرح کیا ہے: (موجودہ سجادہ نشین حضرت کی اولاد سے نہیں اور نہ ہی یہ سیّد ہیں جبکہ تاریخی حوالہ جات سے تحقیقی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آپ سرکار کی صلبی اولاد کوئی نہیں ہے۔)

اولاد اُنہاندی وچ تلونڈی مکان بنائے
تے خوش ہویا من بھتیجیاں تائیں رکھیا اپنے تائے

دوشعر کے بعد لکھتے ہیں:

ڈھولن وال فرید سیّد دی تربت قائم ہوئی
اپر نسل اونہاں دی سیّد گدی اوپر نہ کوئی
ہن دو تن زرگر اس گدی دی کرن حفاظت بھائی

سال پچھوں اوہ ختم دیواون میلہ لگدا بھائی

آپ کے خلفاءِ عظام

آپ کے خلفاءِ عظام تو بہت ہو گئے تھے صرف تین خلفاءِ عظام کے نام دستیاب ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مرزا محمد امین خاں افغان قصوری رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت بابا فقیر اللہ نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ مولانا خیر اللہ فداء نوشاہی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا خیر اللہ فداء لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اصل نام خیر اللہ تخلص فداء تھا۔ صاحب علم وفضل اور فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ تاریخ وصال گیارہ سو اسی سال ۱۱۸۰ھ ہے مدفن اپنے پیرو مرشد حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے احاطہ میں ہے۔ آپ کی مرقد منور پر ایک گنبد تھا۔

تصنیف

آپ نے ۱۱۵۶ھ بمطابق ۱۷۴۳ء میں قصہ مرزا صاحبہ فارسی میں نظم کیا۔ اس کی تاریخ نظم آیت شریف کے اس لفظ سے نکالی "فاتو بسورۃ" اس مثنوی کا آغاز اس طرح ہوتا ہے مطلع یہ ہے۔

حمدا وگل بصدزیاں گوید
غنچہ ہم بالب ودہاں گوید

اس مثنوی کے آخری اشعار یہ ہیں لاہور کی تعریف میں لکھتے ہیں:

از کرامات ساکنان قبور — نتواں کرد اندریں مسطور
خود بود حق بجائے شاں درکار — دوستے خفتہ دوستے بیدار
علماء جملہ حجۃ الاسلام — فقہاء رہبر خواص وعوام

بمیرزایاں بر نیت و تزئین	خاصہ ترمیز رائے بدرالدین
شاعرے چوں فداء کم از کمتر	حنفی و قادری زجد و پدر
خاکسار جناب شیخ فرید	ذرہ آفتاب شیخ فرید
باد روز جزاء بریں دستور	بامریدان قادری محشور
بار دیگر دعائے شہر کنم	نقش رو ہیں برائے شہر کنم

تابود مدت سنین وشہور

باد چشم بداز سوادش دور

اس مثنوی مرزا صاحبہ کا ایک خطی نسخہ بخط وموور کوئی مل ۱۱۷۹ھ کا لکھا ہوا یعنی تصنیف سے تیئیس 23 سال بعد کا کتابت شدہ مجموعہ مخطوطہ میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ۲/۱۰۸۱ ہے۔

مرزا صدیق بیگ نوشاہی لاہوری

آپ مرزا محمد امین قصوری افغان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔اپنے پیر صاحب کی وفات کے بعد مزار حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی لاہوری (ڈھولنوال) کے سجادہ نشین ہوئے۔اُنچاس "۴۹" سال تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔خانقاہ کو بارونق بنایا۔آپ کے خاص خلفاء کرام یہ تھے۔

۱۔ حضرت مرزا محمد بیگ نوشاہی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ رحمان شاہ نوشاہی مجذوب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات

آپ کی وفات بقول صاحب تحقیقات چشتی ۳۰ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ/ ۲۶ مئی ۱۸۳۰ء بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ ۲۵ پچیسواں جلوس تھا۔اس وقت کمپنی بہادر یعنی برٹش حکومت کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بنٹنگ تھا۔اس کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔اس وقت حکومت لاہور پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کا تیسواں

(۳۰) سال تھا۔

مدفن

حضرت مرزا محمد صدیق بیگ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر لاہور کے متصل ڈھولن وال قبرستان میں ہے یہ جگہ اب "شاہ فرید قبرستان" کے نام سے مشہور ہے اور انکی قبر شریف حضرت سیّد شاہ فرید قادری نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے باہر انکے قدموں میں ہے یہ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص مرزا محمد امین افغان قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص تھے اور مرزا صدیق بیگ نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہی حضرت مولا خیر اللہ فداء نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد تقریباً ۴۹ سال تک حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے جملہ انتظامات وانصرامات کو سنبھالے رکھا اور حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے شروع کردہ سلسلہ درس وتدریس کو جاری رکھا۔جناب مرزا محمد صدیق بیگ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مرزا محمد امین افغان قصوری کے خلیفہ خاص ہیں آنجناب مرزا محمد صدیق بیگ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی صاحب کی خانقاہ کے جملہ انتظامات وانصرامات کو سائیں باغ علی صاحب نوشاہی نے سنبھالا انکے وصال کے بعد انکے صاحبزادے سائیں محمد علی صاحب نوشاہی انکے وصال کے بعد سائیں اکبر علی صاحب نوشاہی جو کہ اس وقت بقید حیات ہیں اور صاحب فراش ہیں جناب سائیں اکبر علی صاحب کے تین صاحبزادے ہیں ۱۔جناب حاجی اللہ دتہ صاحب نوشاہی ۲۔ جناب سائیں خادم حسین صاحب نوشاہی ۳۔ جناب محمد اشرف صاحب نوشاہی یہ تینوں صاحب زادگاں خانقاہ کے جملہ انتظامات کو بڑے احسن طریقہ سے چلا رہے ہیں۔

اس رسالہ کی اشاعت میں حاجی اللہ دتہ نوشاہی صاحب اور محمد اشرف نوشاہی صاحب نے مالی اور اخلاقی تعاون فرمایا۔اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ انکی اس خدمت کو اپنی بارگاہ اقدس میں مقبول ومنظور فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ وصال اور مدفن

حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف لاہور سے تین کوس جنوب موضع ڈھولنوال (یہ جگہ اب آپ سرکار کے نام مبارک شاہ فرید آباد سے ہی مشہور و معروف ہے) کے شمالی طرف ہے۔ مزار شریف کے متصل ایک پختہ اور جدید طرز کی مسجد بھی موجود ہے (مسجد کی توسیع اور جدید طرز تعمیر کا سنگ بنیاد ''مجاہد اہلسنّت'' صوفی باصفا صوفی محمد یونس نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مخلص دوست اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے بہت بڑے اور مستند عالم دین جناب الحاج مفتی محمد سعید احمد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ملکر 1990ء میں رکھا اور مسجد کی تعمیر و تکمیل اور تزئین و آرائش کے کام کو ''مجاہد اہلسنّت'' کے صاحبزادوں الحاج صوفی رفاقت علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، جناب شفاقت علی نقشبندی، جناب حاجی نزاکت علی نقشبندی، جناب صوفی فیض رسول رضوی اور مولانا حافظ محمد ارشاد رسول رضوی اور ''مجاہد اہلسنّت'' کے چھوٹے بھائی حاجی چودھری شوکت علی عرف بگو نے اپنی نگرانی اور سرپرستی میں زرِ کثیر خرچ کرکے مکمل کروایا۔ مسجد کی ''تولیت'' اور اس کے جملہ اخراجات اور دیکھ بھال و حفاظت کا انتظام مؤخر الذکر دونوں صاحبزادے ''صوفی فیض رسول رضوی اور (مولانا حافظ) محمد ارشاد رسول رضوی فرماتے ہیں۔ جبکہ ''مجاہد اہلسنّت'' کے چھوٹے صاحبزادے (مولانا حافظ) محمد ارشاد رسول رضوی جو (فاضل درس نظامی) ہیں اور قبلہ شیخ القرآن والحدیث شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی فیصل آبادی حضور محدث کبیر پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور مرید خاص ہیں۔ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں امامت اور خطابت کے فرائض خود ہی سرانجام دیتے ہیں۔ (مولانا حافظ) محمد ارشاد رسول رضوی سے پہلے جناب الحاج مفتی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیا کرتے تھے

آپ ۳۔ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ بمطابق ۶ نومبر ۲۰۰۵ء میں وصال فرما گئے ہیں۔

مسجد اور خانقاہ نوشاہیہ سچیاریہ فریدیہ کے متصل ایک عظیم الشان ''دارالعلوم'' بھی ہے جو کہ آپ سرکار کے نام مبارک سے مشہور و معروف ہے اس عظیم الشان درسگاہ کا نام ''دارالعلوم جامعہ فریدیہ عربیہ تعلیم القرآن'' ہے اس ''دارالعلوم'' کا سنگ بنیاد ''مجاہد اہلسنّت''

نے حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آج سے 25 سال پہلے 1984ء میں رکھا۔ الحمدللہ عزّ وجلّ یہ مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی عظیم اور معیاری درسگاہ ہے۔ ''دارالعلوم'' میں اس وقت ناظرہ قرآن مجید، حفظ القرآن، تجوید و قرأت کورس (قاری کورس) اور درس نظامی (عالم کورس) ان تمام شعبہ جات میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے اب تک سینکڑوں طلباء کرام زیور علم دین سے آراستہ ہو کر اندرون و بیرون ملک دینی، ملی، ملکی خدمات سرانجام دے رہے ہیں نیز ''دارالعلوم'' کا انتظام و اہتمام بھی ''مجاہد اہلسنّت'' کے ہی مؤخر الذکر دونوں صاحبزادے ہی فرماتے ہیں بڑے صاحبزادے صوفی فیض رسول رضوی صاحب ''دارالعلوم'' کے صدر و مہتمم کی حیثیت سے ''دارالعلوم'' کے جملہ خارجی اُمور کی نگہبانی فرماتے ہیں جبکہ چھوٹے صاحبزادے (مولانا حافظ) محمد ارشاد رسول رضوی صاحب ''دارالعلوم'' کے نائب صدر و مہتمم اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے جملہ داخلی و تعلیمی امور کی نگہبانی فرماتے ہیں۔ حضرت سیّد شاہ فرید نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ کی کے مزار مبارک کی تعمیر از سر نو ''مجاہد اہلسنّت'' نے ۱۹۹۲ء میں اپنی نگرانی میں مکمل کروائی اور مزار مبارک پر سبز رنگ کا ایک خوبصورت گنبد تعمیر کروایا اور ساتھ ایک برآمدہ بھی تعمیر کروایا۔ دارالعلوم اور مزار مبارک کی تعمیر سے پہلے یہاں پر موجود افیونچیوں، شرابیوں، بھنگیوں اور جرائم پیشہ افراد کو بھگایا جو کئی عشروں (دہائیوں) سے یہاں پر ڈیرہ جمائے ہوئے تھے نیز مزار مبارک پر غیر شرعی رسوم و رواج جو کئی دہائیوں سے جاری تھے ان کو مکمل طور پر ختم کیا مگر اب بحمداللہ تعالیٰ عزّ وجلّ دربار شریف پر شب و روز قرآن خوانی و ذکر و نعت اور درود و سلام کی محافل ہوتی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے مجاہد اہلسنّت صوفی باصفا صوفی محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ کی ان دینی خدمات کو اپنی بارگاہ اقدس میں مقبول و منظور فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری و ساری فرمائے اور مجھ عاجز فقیر درگاہ قادری نوشاہی سچیاری فریدی کے ادنیٰ خادم کو خاتمہ بالایمان کی دولت نصیب فرمائے اور قبلہ سرکار سیّد شاہ فرید نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار جو تاریخ میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے ہیں ان کو میرے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ تاریخ از گنجینہ سروری

چوں فرید زمانہ سیّد دیں　　فرد و یکتا بباغ خلد رسید
۱۱۵۸ھ　　۱۱۵۸ھ
رحلتش والی خلافت داں　　ہم بخواں آفتاب فقر فرید

اہلسنت وجماعت کی مرکزی دینی درگاہ

قائم شدہ 1984

دارالعلوم جامعہ فریدیہ عربیہ تعلیم القرآن ٹرسٹ رجسٹرڈ

فون 7440429

مکتبہ سید شاہ فرید سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور